آفتاب رشد و ہدایت
فانوس شمع شریعت
تنویر علم و بصیرت
منبع خیر و برکت
یعنی
حیات اعلیٰ حضرت
حصہ اول
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

حیاتِ اعلیٰحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

مکتبۂ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

میں روضہ شریف کے مواجہہ میں درود شریف پڑھتے رہے اور یقین کیا کہ ضرور سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت افزائی فرمائیں گے۔ اور بالمواجہہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ کبیدہ خاطر ہو کر ایک غزل لکھی جس کا مطلع یہ ہے ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

اس غزل کے مقطع میں اسی کی طرف اشارہ کیا فرماتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یہ غزل مواجہہ میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشم سر سے بیداری میں زیارت حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے رزقنا اللہ وجمیع المسلمین زیارۃ النبی الکریم الرؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ببرکتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن جمیع علماء الاسلام والمشائخ الکرام والمتقدمین الیہ الی یوم القیام آمین۔

تعظیم و توقیر اکابر اعلیٰحضرت امام اہلسنت جس طرح اشداء علی الکفار کے مصداق تھے اسی طرح رحماء بینھم کی بھی زندہ تصویر تھے۔ علمائے اہلسنت کی عزت و قدر ایسی کرتے کہ ابد و شاید نصوصاً حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبد القادر صاحب بدایونی قدس سرہ العزیز کی بہت ہی عزت کرتے تھے۔ قصیدہ آمال الابرار والام الاشرار میں علمائے اہلسنت کی تعریف میں فرمایا ہے۔

اذا حلوا تمصرت البوادی اذا راحوا فصار المصر بید

یہ علماء کرام ایسے ہیں جب کسی ویرانہ میں اترتے ہیں تو ان کے دم قدم سے وہ پر رونق شہر ہو جاتا ہے اور وہ جب کسی شہر سے روانہ ہوتے ہیں تو شہر ویران ہو جاتا ہے۔ جس زمانہ میں میں محض برکت کے لئے یہ قصیدہ اعلیٰحضرت سے پڑھا کرتا تھا اور نہ عربی اشعار کے زیر زبر دیئے ہوئے ہیں ہر شعر کے نیچے اس کا ترجمہ کیا ہوا خاص خاص باتیں حاشیہ میں چھپی ہوئی ہیں اس لئے پڑھنے کی کیا حاجت) جب اس شعر پر پہنچا میں نے کہا یہ تو محض مبالغہ شاعرانہ معلوم ہوتا ہے اعلیٰحضرت نے فرمایا نہیں بلکہ بالکل واقعہ ہے حضرت مولانا عبد القادر صاحب

جنابؒ سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے میرے والد علیل تھے عسرت کی حالت تھی حضور نے دس روپے مجھے عطا فرمائے اور میری طبیعت کا اندازہ کرتے ہوئے فرمایا یہ میں آپ کو نہیں دیتا ہوں بلکہ اپنے دوست کی دوا کے لئے دے رہا ہوں۔

اُنہیںؒ کا بیان ہے کہ موسم برسات میں بعض اوقات مسجد کی حاضری بحالت ترشح ہوا کرتی تھی حاجی کفایت اللہ صاحب، نے اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک چھتری خرید کر نذر کی اور اپنے ہی پاس رکھ لی کہ جب حضور کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے تو حاجی صاحب چھتری لگا کر مسجد تک لے جاتے ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک حاجتمند نے چھتری کا سوال کیا حضور نے فوراً وہ چھتری حاجی صاحب سے دلوادی۔

اُنہیںؒ کا بیان ہے کہ موسم سرما میں ایک مرتبہ ننھے میاں صاحب برادر خورد اعلیٰحضرت جناب مولانا محمد رضا خانصاحب، قدس سرہ نے حضور کے واسطے خاص طور پر ایک فرد تیار کرا کر پیش کی، حضور کی عادت کریمہ تھی کہ ہر سال فردیں تیار کرا کے غربا کو تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ اُس سال کی سب تقسیم ہو چکی تھیں کہ ایک صاحب نے درخواست کی حضور نے بلا تاخیر اپنی وہ فرد جو حضرت ننھے میاں صاحب نے تیار کر کے حاضر خدمت کی تھی اور اسی وقت اُس کو اوڑھا تھا اُتار کر اُن کو دے دی۔

اُنہیںؒ کا بیان ہے کہ علامہ شیریں زبان واعظ خوش بیان مولانا مولوی حاجی قاری شاہ عبد العلیم صاحب صدیقی قادری رضوی میرٹھی حرمین طیبین سے واپسی پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مندرجہ ذیل منقبت نہایت ہی خوش آوازی سے پڑھ کر سنائی۔

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سوا تم ہو	قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
غریق بحر الفت مست جام بادۂ وحدت	محب خاص منظور حبیب کبریا تم ہو
جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا	جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیا تم ہو
یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی	ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو
حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ	جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو
مزین جس سے ہے تاج فضیلت تاجوالوں کی	وہ لعل پر ضیا تم ہو وہ دُر بے بہا تم ہو
عرب میں جا کے اِن آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو	عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

بین سیارہ صفت گردش کناں اہل طریقت یاں ۔۔۔ وہ قطب وقت اے سرخیل جمع اولیا تم ہو
عیاں ہے شان صدیقی تمہاری شان تقوی سے ۔۔۔ کہوں اتقی نہ کیونکر جبکہ خیر الاتقیا تم ہو
جلال وہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر ۔۔۔ عدو اللہ پر اک حربۂ تیغ خدا تم ہو
اشداء علی الکفار کے ہو سر بسر مظہر ۔۔۔ مخالف جس سے تھرائیں وہی شیر وغا تم ہو
تمہیں نے جمع فرمائے نکات رمز قرآنی ۔۔۔ یہ ورثہ پانے والے حضرت عثمن کا تم ہو
خلوص مرتضی خلق حسن عزم حسینی ہیں ۔۔۔ عدیم المثل یکتائے زمن اے باخدا تم ہو
تمہیں پھیلا رہے ہو علم حق اکناف عالم میں ۔۔۔ امام اہلسنت نائب غوث الوری تم ہو
بھکاری تیرے در کا بھیک کی جھولی ہے پھیلائے ۔۔۔ بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو
وفی اموالھم حق ہر اک سائل کا حق ٹھہرا ۔۔۔ نہیں پھرتا کوئی محروم ایسے باسخا تم ہو
حلیم خستہ اک ادنی گدا ہے آستانہ کا ۔۔۔ کرم فرمانے والے حال پہ اس کے شہا تم ہو

جب مولانا اشعار پڑھ چکے تو حضور نے ارشاد فرمایا مولانا میں آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں (اپنے عمامہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے جو بہت قیمتی تھا۔ فرمایا) اگر اس عمامہ کو پیش کروں تو آپ اس دیار پاک سے تشریف لا رہے ہیں یہ عمامہ آپ کے قدموں کے لائق بھی نہیں البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک جبہ ہے وہ حاضر کئے دیتا ہوں اور کاشانۂ اقدس سے سرخ کاشانی مخمل کا جبہ مبارکہ لاکر عطا فرما دیا جو ڈیڑھ سو روپے سے کسی طرح کم قیمت کا نہ ہوگا مولانا ممدوح نے سرو قد کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر لے لیا آنکھوں سے لگایا لبوں سے چوما سر پہ رکھا سینے سے دیر تک لگائے رہے۔

انہیں کا بیان ہے کہ کاشانہ اقدس سے کبھی کوئی سائل خالی نہ پھرتا اس کے علاوہ بیوگان کی امداد ضرورت مندوں کی حاجت روائی ناداروں کے توکلا علی اللہ مہینے مقرر تھے اور یہ اعانت فقط مقامی ہی نہ تھی بلکہ بیرونجات میں بذریعہ منی آرڈر رقوم امداد روانہ فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک صاحب کی خدمت میں مدینہ طیبہ پچاس روپے روانہ کرنے تھے اتفاق وقت کہ حضور کے پاس اس وقت کچھ نہ تھا حضور نے بارگاہ رسالت میں رجوع کیا کہ سرکار میں نے کچھ بندگان خدا کے مہینے حضور کے بھروسے پر اپنے ذمہ مقرر کر لئے ہیں اگر کل منی آرڈر پچاس روپیہ